فصوص الحكم

بعون منور رکن زمین و زمان و نور افزای مہر درخشان

این زمان برکت اقتران بفضل خالق کون و مکان کتاب فیض انتساب مجموعہ معارف و نعم

معروف ترجمہ اردوے

فصوص الحکم

بار اول بحفظ حق تالیف

باہتمام خاکسار محمد عبد اللہ صدیقی تاجر کتب لکھنؤ بازار چوک و مالک مطبع مجتبائی

از انجلای طبع مطبع مجتبائی نور علی نور گردید ۱۳۲۱ھ

السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ (جس دن کہ مین آسمان کو لپیٹون گا جیسے کہ کتابون کے کاغذ کو لپیٹتے ہین) كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ (جیسے کہ مین نے پہلے خلق کو بنایا ہے ویسا ہی اوسکو اعادہ کرونگا - یہ ہمپر وعدہ ہے مین اسکو کرنے والا ہون) یعنے مین اوس سے آسمان کی تعین زائل کرونگا تاکہ وجود مقید کے اوٹھ جانے سے وجود مطلق کے طرف وہ عود کرے اور اللہ نے فرمایا کہ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ (آج کسکا ملک ہے؟) لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (خدا ے واحد قہار کا ملک ہے) اسمین مرتبۂ احدیت کے دولت و حکومت کے ظہور کی طرف اشارہ ہے اور حدیث صحیح مین بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام فرشتون کو حتی کہ ملک الموت کو بھی موت دیگا پھر اونہین فیصلہ اور قضا کے لیے اونکا اعادہ کریگا تاکہ ہر شخص جنت یا دوزخ اپنا مرتبہ پالیوے - اور جیسے کہ مراتب کثرت مین تجلیات الٰہی سے تعینات خلقیہ کے وجود پائے گئے ہین ایسا ہی مراتب وحدت مین تجلیات الٰہیہ سے تعینات کے زوال سے اوسکا ظہور ہوگا - اور جو اسمار کہ اوسکے مقتضی ہین وہ یہ ہین - قہار - واحد - احد - صمد - فرد - غنی - عزیز - معید - ممیت - اور ماحی - وغیرہ اور جو لوگ کہ انکار کرتے ہین تو یہ وہ لوگ ہین جو اس مذاق سے بیخبر ہین اور یہ اہل عرفان نہین ہین اور بندہ اولی کو واصلان حق کا علم حاصل ہے جو بالحال ہوتا ہے اور اپنے ضعیف قول پر جو اس حالت کے مخالف ہے وہ دھوکہ مین پڑے ہین اور یہ بات انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ضعف ایمانی سے پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہملوگون کو اس سے محفوظ رکھے اور جسکی دلی آنکھون نے نور ایمان کا سرمہ لگایا ہے اور اوسکا قلب آفتاب عیان کے طلوع سے منور ہے تو وہ ہمیشہ عالم کے اعیان کو متبدل اور اونکے تعینات کو متغیر پاتا رہتا ہے چنانچہ اللہ نے فرمایا کہ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ (بلکہ وہ لوگ نئی خلقت مین ملتبس ہین) اور کبھی خلق کی تعینات سے حق مین چھپ جانے سے وہ حاصل ہوتا ہے جیسے کہ ستارۂ آفتاب کے وجود کے وقت چھپ جاتا ہے - ایسا ہی جہت عبودیت جہت ربوبیت مین چھپ جاتی ہے پس خدا ظاہر ہوتا ہو اور بندہ مخفی ہوتا ہے چنانچہ اسی مقام کے مناسب یہ شعر ہے ؎

تسترت عن دهري بظل جناحه	مین اپنے دہر سے اوسکے بازو کے سایہ مین چھپ گیا
فعيني ترى دهري وليس يراني	اور میری آنکھ میرے دہر کو دیکھتی ہے اور وہ مجھکو نہین دیکھتا ہے
فلو تسأل الأيام ما اسمي فما درت	اور اگر تم زمانہ سے میرا نام پوچھو تو اوسکو معلوم نہ ہوگا
واين مكاني ما درين مكاني ؎	اور اگر پوچھو کہ میرا مقام کہان ہے تو میرا مقام بھی اوسکو نہ معلوم ہوگا

اور یہ اختفار مقابلہ مین حق کے اختفار کے بندہ مین ہے جب وہ اوسمین ظہور کرتا ہے اور کبھی وہ صفات بشری کے صفات الٰہی کے ساتھ بدل جانے سے ہوتا ہے اور بندہ کی ذات کبھی نہین بدلتی ہے بلکہ وہ بندہ ہی باقی رہتا ہے اور جب اسوقت کوئی صفت بشری اوس سے علیحدہ ہوگی تو اوسکی جگہ صفت الٰہی قائم مقام ہوگی اور اسی واسطے حق تعالیٰ اسوقت اوسکا سمع اور بصر ہوتا ہے چنانچہ بخاری کی حدیث صحیح ناطق ہے اور حق تعالیٰ موافق اپنے ارادہ کے اوسکے حد وجود مین تصرف کرتا ہے اور یہ کبھی بہت جلد ہوتا ہے جیسے کہ اولیار کاملین اور افراد کو حاصل ہے جنکی قیامت قائم ہوچکی ہے اور وہ لوگ اسی دنیا مین صورۃ حق مین فنا ہوگئے ہین اور کبھی یہ بدیر ہوتا ہے اور وہی انبیار علیہم السلام کے زبانون سے موعودہ وقت ہے۔

انتباہ - تم یہ وہم نکرو کہ یہ وہ فنار ہے جسکو فنار علمی کہتے ہین اور وہ اہل عرفان کو حاصل ہوتی ہے جنکو شہود حالی میسر نہین ہے اور اپنے عین اور صفت مین وہ باقی رہتے ہین کیونکہ اون دو شخصون مین بہت بڑا فرق ہے ایک وہ جو فقط محبت کی تصور کرتا ہے اور دوسرا وہ جو خود محبت بنگیا ہے کسی شاعر نے کہا ہے۔

لا یعرف الحب الا من یکابدہ — محبت کو وہی پہچان سکتا ہے جسکے دل پہ اوسکا زخم ہو۔
ولا الصبابة الا من یعانیہا — اور عشق کو وہی جان سکتا ہے جسنے اوسکے صدمات کو اوٹھایا ہو

اور سچ یہ ہے کہ بغیر اوسکے مزہ چکھنے کے اوسکو بیان کرنا پردہ ہی پردہ ہے اور اوس سے بیان کرنا جسنے اوسکو نہ جانا ہو ایمان بالغیب ہے اور اوسکا پورا پورا علم اللہ ہی کے ساتھ مخصوص ہے اور اوسپر پوری اطلاع انسان کو ممکن نہین ہے مگر اوس انسان پر آسان ہے جو کامل ہو اور اللہ نے اوسے تبلانا چاہا ہو اور اوسکو یہ مشاہدہ جلیلہ حاصل ہو اور تجلی ذاتی کا اوسپر جلوہ ہوچکا ہو اور جسکو تجلی ذاتی حاصل ہوئی ہو تو وہ اور کمالون سے غنی ہوگیا کیونکہ وہی اصل ہے۔ اللہ نے فرمایا فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا (جب موسیٰ کے اللہ نے پہاڑ پر تجلی کی تو پہاڑ و ریزہ ریزہ کردیا اور موسیٰ بیہوش ہوکر گر پڑے) اور جب تم گذشتہ بیانون سے اوس اتحاد کے معنی کو سمجھ چکے جو اس طائفہ کے زبان زد ہے تو اسم کا اتحاد اوس کے مظہر اور اوسکے صورت کے ساتھ یا ایک اسم کا اتحاد دوسرے اسم کے ساتھ یا ایک مظہر کا اتحاد دوسرے مظہر کے ساتھ خوب سمجھ جاؤگے - اور مشاہدہ کروگے کہ بارش کے قطرے بعد تعدد اور تکثر کے کیسے متحد ہوجاتے ہین اور مختلف روشنیین کثرت کے بعد وحدت کیسے